رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ — بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — Regd. No. L. 5254

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

# الفضل

روزنامہ — ربوہ

خطبہ نمبر ۵۱

فی پرچہ ۱ آنہ

یوم جمعہ ★ ۲۳ ربیع الثانی ۱۳۷۵ھ

| جلد ۴۴/۹ | ۹ فتح ۱۳۳۴ ہش ★ ۹ دسمبر ۱۹۵۵ء | نمبر ۲۸۷ |
|---|---|---|


## سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۸ دسمبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

"طبیعت اچھی ہے"۔ الحمد للہ

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

### اخبار احمدیہ

ربوہ ۶ دسمبر (بذریعہ ڈاک) حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی طبیعت بتدریج بہتر ہو رہی ہے۔ کبھی کبھی اعصابی تکلیف ہو جاتی ہے — سیدہ ام [illegible] صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ کو کل دوپہر کے بعد درد اور گھبراہٹ کی تکلیف کچھ زیادہ ہو گئی [illegible] مگر بحیثیت مجموعی پہلے کی نسبت افاقہ ہے۔ احباب حضرت میاں صاحب اور سیدہ موصوفہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

## محترم مولانا عبدالرحیم صاحب درد ایم اے سابق امام مسجد لنڈن انتقال فرما گئے

### ربع صدی سے زائد عرصہ تک اسلام اور احمدیت کی انتھک خدمات بجا لانے کے بعد

### سلسلہ کی ایک نہایت مخلص اور نامور ہستی اس جہانِ فانی سے رخصت ہو گئی

### اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ

ربوہ ۸ دسمبر دلی رنج اور افسوس کے ساتھ یہ اندوہناک خبر احباب جماعت تک پہنچائی جاتی ہے کہ کل مورخہ ۷ دسمبر ۱۹۵۵ء بروز بدھ ساڑھے دو بجے بعد دوپہر محترم مولانا عبدالرحیم صاحب درد ایم اے سابق امام مسجد لنڈن و حال ناظر امور خارجہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے اس جہانِ فانی سے رحلت فرما کر مولائے حقیقی سے جا ملے۔ اس طرح سلسلہ احمدیہ کی ایک نہایت مخلص اور نامور ہستی جس کی زندگی کا ایک ایک لمحہ اول سے آخر تک اسلام اور احمدیت کی خدمت کے لئے وقف رہا۔ ہم سے ہمیشہ ہمیش کے لئے جدا ہو گئی۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

محترم درد صاحب مرحوم ان ممتاز اور قدیم مخلصین جماعت میں سے تھے۔ جنہوں نے اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے بعد خلافت ثانیہ کے ابتدائی ایام میں اپنی زندگی خدمت اسلام کے لئے وقف کی اور پھر وفات کے وقت تک اپنے اس عہد کو نہایت درجہ اخلاص، ثابت قدمی اور استقلال کے ساتھ اس شان اور خوبی سے نبھایا کہ جس پر آنے والی نسلیں فخر کریں گی۔ آپ نے آٹھ سال تک انگلستان میں تبلیغ حق کا فریضہ ادا کر کے سرزمین مغرب میں اسلام کا بول بالا کیا اور اس طرح خدمت اسلام کی اعلیٰ مثال قائم کی۔ مسجد فضل لنڈن جس کا سنگ بنیاد رکھا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۹ اکتوبر ۱۹۲۴ء کو اپنے دست مبارک سے رکھا تھا۔ آپ کے ہی دورانِ قیام میں تعمیر کے مراحل میں سے گذر کر پایۂ تکمیل کو پہنچی۔ اور پھر آپ کے ہی زمانہ قیام میں ۳ اکتوبر ۱۹۲۶ء کو اس کا افتتاح ہوا۔ دنیا کے مادی مرکز میں پہلی مسجد اپنی زیر نگرانی تعمیر کروانے اور پھر اہل مغرب کی سعید روحوں کو حلقہ بگوش اسلام کر کے اس مسجد کو آباد رکھنے کی سعادت آپ کے حصہ میں آئی پہلے سے مقدر تھی۔

### ایں سعادت بزور بازو نیست
### تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

### انگلستان میں تبلیغ اسلام

رجب ۱۹۲۴ء میں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز تبلیغی اغراض کے تحت انگلستان تشریف لے گئے۔ تو آپ کو وہاں حضور کی معیت میں جانے کا شرف حاصل ہوا۔ حضور کے واپس تشریف لے آنے کے بعد آپ انگلستان مشن کے مبلغ انچارج اور امام مسجد لنڈن کی حیثیت سے وہیں مقیم رہے اور نہایت کامیابی کے ساتھ فریضہ تبلیغ ادا کرنے کے بعد ۲۲ اکتوبر ۱۹۲۸ء کو واپس تشریف لائے۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے ارشاد کی تعمیل میں آپ ۱۹۳۳ء میں دوبارہ انگلستان تشریف لے گئے اور وہاں پانچ سال تک تبلیغ اسلام کا فریضہ ادا کرنے میں مصروف رہے۔ آپ نے وہاں اپنے دورانِ قیام میں اس خوش اسلوبی سے تبلیغ کا فریضہ ادا کیا کہ انگلستان کے علمی طبقے میں اسلام کا خوب چرچا ہوا۔ اور بالخصوص وہاں کا پریس اسلام اور ہادیٔ اسلام صلے اللہ علیہ وسلم کے اذکار مقدس سے گونج اٹھا۔

### خدمات سلسلہ

انگلستان سے واپس آنے کے بعد آپ صدر انجمن میں مختلف عہدوں پر فائز رہ کر خدمات سلسلہ بجا لاتے رہے۔ ایک لمبا عرصہ آپ کو حضور ایدہ اللہ کے پرائیویٹ سیکرٹری کے طور پر کام کرنے کی سعادت میسر آئی۔ علاوہ ازیں تعلیم و تربیت امور عامہ اور امور خارجہ کے شعبوں میں آپ نے ناظر کی حیثیت سے نہایت گرانقدر خدمات سر انجام دیں نیز کچھ عرصہ آپ نے انگریزی ترجمۃ القرآن کا کام بھی کیا اور ایڈیشنل ناظر اعلیٰ کے فرائض بھی سر انجام دیئے۔ عرصہ دراز سے اب آپ ناظر امور خارجہ کے طور پر خدمات بجا لا رہے تھے۔ حتیٰ کہ وفات سے کچھ دیر قبل تک آپ دفتر میں مفوضہ فرائض کی سر انجام دہی میں مصروف تھے۔ اس کام کے دوران میں آپ کو ضعف کا شدید دورہ ہوا۔ جس سے آپ جانبر نہ ہو سکے۔ اور دو گھنٹے کی مختصر علالت کے بعد جان جانِ آفریں کے سپرد کر دی رضی اللہ عنہ

### مسلمانانِ ہند کی خدمات

محترم درد صاحب مرحوم نے اپنی زندگی جہاں خدمتِ اسلام کے لئے وقف کئے رکھی۔ وہاں آپ نے مسلمانانِ ہند کی بھی کچھ کم خدمات سر انجام نہیں دیں۔ جب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ۱۹۳۱ء میں کشمیر کمیٹی کے صدر مقرر ہوئے۔ اور کشمیر میں آزادی کی مہم کا پوری شدت سے آغاز ہوا۔ تو اسی زمانہ میں محترم درد صاحب مرحوم نے کشمیر کمیٹی کے سیکرٹری کی حیثیت سے مسلمانانِ کشمیر کی بیش بہا خدمات سر انجام دیں۔

ایک زمانے میں آپ آل انڈیا مسلم لیگ کونسل کے رکن کے طور پر بھی خدمات بجا لاتے رہے۔ پھر ۱۹۳۳ء میں جبکہ آپ انگلستان میں تھے، آپ نے وہاں قائد اعظم مسٹر محمد علی جناح مرحوم سے متعدد ملاقاتیں کیں۔ اور انہیں ہندوستان واپس جا کر مسلمانوں کی سیاسی قیادت سنبھالنے پر آمادہ کیا۔ چنانچہ قائد اعظم مرحوم نے واپس آنے سے قبل جب اپریل ۱۹۳۳ء کو مسجد احمدیہ لنڈن میں عید الاضحیٰ کے موقعہ پر ہندوستان کے مستقبل کے متعلق تقریر فرمائی تو اس کے ابتداء میں محترم درد صاحب کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ "امام مسجد نے مجھے ترغیب دی۔ اور اس ترغیب میں ان کی فصاحت و بلاغت نے میرے لئے کوئی راہِ فرار نہیں چھوڑی۔ ان کی پر زور تحریک کی وجہ سے ہی سیاسی سٹیج پر کھڑا ہونے کے لئے مجبور ہوا ہوں۔ ان کے انگریزی الفاظ یہ تھے:۔

"The eloquent persuation of the Imam left me no escape."

(ہماری ہجرت اور قیام پاکستان صفحہ ۱۱)

(باقی صفحہ ۸ پر)

## مبلغ اسلام مکرم مولوی عبدالواحد صاحب سماٹری کا عزم انڈونیشیا

ربوہ ۸ دسمبر۔ مبلغ اسلام مکرم مولوی عبدالواحد صاحب سماٹری مرکز سلسلہ اور مشرق وسطیٰ کے متعدد ممالک میں قریباً ایک سال کی رخصت گزارنے کے بعد انڈونیشیا واپس جانے کے لئے آج صبح چناب ایکسپریس کے ذریعہ ربوہ سے کراچی روانہ ہو گئے۔ اہالیانِ ربوہ نے کثیر تعداد میں ریلوے سٹیشن پر جمع ہو کر پُرخلوص طریق پر الوداع کہا گاڑی روانہ ہونے سے قبل مکرم مولانا مولوی ابوالعطاء صاحب پرنسپل جامعۃ المبشرین نے اجتماعی دعا کرائی۔ احباب کرام ان کے بخیر و عافیت پہنچنے کے لئے دعا فرمائیں۔


ایڈیٹر روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۹ دسمبر ۱۹۵۶ء

# نسلی امتیاز کی لعنت

ایک خبر ہے کہ
"شکاگو کے ایک حبشی لڑکے ایمٹ ٹل کو انتہائی بے رحمی کے ساتھ قتل کرنے کی واردات شائع ہوئی تھی۔ اس حبشی نوجوان نے سفید رنگ کی ایک لڑکی کو دیکھ کر سیٹی بجائی تھی۔ اس جرم میں اسے دوسرے ہی روز اغوا کر کے بہت بری طرح مارا پیٹا گیا۔ اور اس کے بعد ہلاک کر کے اس کی لاش چند روز برآمد ہو گئی۔ اور اس کے ورثاء نے اس کی شناخت کر لی۔ ملک بھر کے پریس نے اس واقعہ پر شاید غم و غصہ کا اظہار کیا تھا۔ کیونکہ اس سے نسلی امتیازات کی حوصلہ افزائی ہوتی تھی۔ اور امریکی آئین کی بے حرمتی کا پہلو نکلتا تھا۔

اے برائنٹ۔ اور جان میلام اغوا اور قتل کے الزام میں ماخوذ ہوئے تھے۔ ان پر متعدد مقدمات چلائے گئے۔ لیکن اس ہفتے بیس افراد پر مشتمل جیوری نے دونوں ملزموں کو بری کر دیا۔ اور ان پر اقدام قتل سے پیشتر اغوا کرنے کے الزام کو ماننے سے انکار کر دیا ہے۔ دونوں ملزم دس دس ہزار ڈالر کی ضمانت پر تھے۔ جیوری نے یہ ضمانتیں بھی واپس لوٹا دی ہیں۔ سٹیٹ ٹائیمز مس سی پی کے باشندوں کی نمائندگی کرتے ہوئے جیوری کے اس فیصلے پر لکھا ہے۔ کہ یہ فیصلہ انصاف کے اصولوں پر مبنی نہیں۔ بلکہ سفید نسل کے اس آہنی عزم کا اظہار ہے۔ کہ وہ اپنے مسائل کو اپنی پسند کے مطابق طے کریگی۔ قانون نے یہ ایک غلط مثال پیش کر دی ہے۔

گورنر ولیم سٹرٹین نے امریکی اٹارنی جنرل ہربرٹ براؤن ویل سے کہا ہے۔ کہ وہ ایمٹ ٹل کی گمشدگی کے واقعہ کی تحقیقات کریں۔ سٹرٹین کے الفاظ کے مطابق اس المناک وقوعے کے مجرموں کے معاملے میں قانون اور انصاف کی منشاء پوری نہیں ہوئی۔ اس لئے میں امریکی حکومت سے یہ درخواست کرنے میں حق بجانب ہوں۔ کہ شہریوں کے حقوق کی اس پامالی کی بروقت تلافی کی جائے۔"

(روزنامہ نوائے پاکستان مورخہ ۵ دسمبر ۱۹۵۵ء)

امریکہ میں یہ لعنت ابھی تک نمایاں طور پر موجود ہے۔ کہ سفید رنگ کے لوگ حبشیوں کے ساتھ نہایت وحشیانہ سلوک کرتے ہیں۔ مگر یہ بات صرف امریکہ تک ہی محدود نہیں۔ جنوبی افریقہ کے سفید باشندے ہی نہیں بلکہ خود بھارت میں بھی نسلی امتیاز کا مرض خطرناک حالت تک موجود ہے۔ ہندوؤں کے اونچ جاتی نہ صرف اچھوتوں سے سخت بری طرح پیش آتے ہیں۔ بلکہ خود اونچ جاتیوں کے درمیان بھی نسلی امتیاز کیا جاتا ہے۔ اور اس طرح برہمنزم کی وجہ سے معاشرہ نہایت تنگ ہو کر رہ گیا ہے۔

امریکہ میں جیسا کہ اس خبر سے ہی معلوم ہوتا ہے۔ اب ایسا قانون بنایا گیا ہے۔ کہ نسلی امتیاز نہ کیا جائے۔ اسی طرح بھارت کے دستور میں بھی چھوت چھات کی نفی کی گئی ہے۔ لیکن جہاں تک عمل کا تعلق ہے امریکہ اور بھارت، دونوں میں اس مرض کا قلع قمع ابھی نہیں ہو سکا۔ ممکن ہے کہ امتداد زمانہ کے ساتھ ساتھ یہ کم ہوتا چلا جائے۔

حقیقتاً کوئی مذہب بھی ایسی چیز کو صحیح نہیں سمجھ سکتا۔ لیکن برہمنزم میں اس کو قانونی شکل دے دی گئی ہے۔ اور ہندوؤں کے سب سے بڑے قانون دان منو نے اپنے کوڈ میں جات پات کے امتیاز کو خاص طور پر جگہ دی ہے۔ جس کی بنیاد پر بھارت میں ایک ایسا معاشرہ رونما ہوا۔ کہ جس کی مثال دنیا بھر میں موجود نہیں۔ لیکن جہاں تک رشیوں کا اور ان کی تعلیم کا تعلق ہے۔ انہوں نے اس امتیاز کی کبھی تائید نہیں کی۔ بلکہ حضرات کرشن۔ رام اور بدھ ایسی شخصیتیں اس کی مذمت کرتی رہی ہیں۔ اور جات پات کے خلاف آواز اٹھاتی رہی ہیں۔ لیکن ابھی تک اس عفریت کا چنگل ڈھیلا نہیں ہوا۔

آج کی دنیا میں صرف ایک ہی مثال ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کے ایک پاک بندے نے ایک ہی آواز میں نسلی امتیاز کا ہمیشہ کے لئے خاتمہ کر کے رکھ دیا۔ اور عملی طور پر تمام انسانوں کو ایک سطح پر کھڑا کر دیا۔ یہ آواز آج سے تقریباً چودہ سو سال پہلے عرب کے ریگستان میں سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بلند کی اور ایک اشارہ میں اسود و ابیض اور اصفر و احمر کا امتیاز ہمیشہ کے لئے ختم ہو گیا۔

اس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ آج نام کا مسلمان بھی کسی انسان کو خواہ وہ کسی ملک کا رہنے والا ہو۔ خواہ کالا ہو یا سفید شاہی نسل سے ہو۔ یا خاکروب اپنے سے بلحاظ انسانیت کے کمتر نہیں کہہ سکتا۔ خواہ اس کا مذہب کچھ بھی ہو۔ البتہ اسلام نے ایک امتیاز رکھا ہے۔ اور وہ امتیاز صرف تقویٰ کی بنا پر ہے۔ ایک حبشی غلام جو تقویٰ میں بڑھ کر ہو۔ بڑے سے بڑے سردار قوم سے بلند ہے عربوں میں بھی قدیم اقوام کی طرح نسلی عصبیت کچھ کم مضبوط نہیں تھی۔ مگر اسلام نے ایک ہی وار میں اس کا قلع قمع کر دیا۔ اور ایک تاریخ دان جانتا ہے۔ کہ انسانی بنیادی حقوق کی بنیاد اسلام ہی نے استوار کی ہے۔ اور مغربی اقوام نے یہ اصول اسلام ہی سے سیکھا ہے۔ اور ہمیں امید ہے۔ جوں جوں دنیا میں انسانی علم کی ترقی ہوتی جائے گی۔ اسلام کا یہ اصول وسیع سے وسیع تر ہوتا جائے گا۔ امریکہ اور بھارت میں جو قانون نسلی امتیاز کو ختم کرنے کے لئے بنائے گئے ہیں۔ یہ اسلام ہی کا فیض ہے۔ خواہ دنیا مانے یا نہ مانے۔ لیکن یہ بات تاریخی حقائق سے پایۂ ثبوت کو پہنچائی جا سکتی ہے۔ کہ اسلام کے بالواسطہ یا بلاواسطہ اثر سے ہی دنیا کی ذہنیت انسانی بنیادی حقوق کی طرف راجع ہوئی ہے۔ اور اس سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے۔ کہ اگر اسلام اپنے صحیح رنگ میں دنیا کے سامنے آ جائے۔ تو یقیناً دنیا میں ایک بہتر انقلاب پیدا ہو سکتا ہے۔ یہ کام مسلمانوں کا ہے۔ کہ وہ اسلام کا صحیح چہرہ دنیا کو دکھائیں۔ مگر افسوس ہے۔ کہ ہمارے اہل علم حضرات بجائے اس نہایت اہم کام کی طرف توجہ دینے کے اختلاف عقائد کی خانہ جنگیوں میں مصروف رہنا ہی پسند کرتے ہیں۔

---

# تعلیم یافتہ مخلص نوجوان خدمت دین کے لئے اپنی زندگیاں وقف کریں

(از مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر ناظر اعلیٰ)

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے خطبات تقریروں اور مجالس میں بار بار نوجوانوں کو تحریک فرمائی ہے۔ کہ وہ خدمت اسلام کے لئے اپنی زندگیاں وقف کریں سلسلہ کا ہر کارکن ایک ایسی کڑی میں منسلک ہے۔ کہ خواہ وہ کوئی کام بھی کر رہا ہو۔ وہ خدمت دین میں شامل ہے۔ اس ضمن میں صدر انجمن احمدیہ کو تجارت و صنعت کے کاموں کے لئے ایسے تعلیمیافتہ مخلص نوجوانوں کی ضرورت ہے جو ایف۔اے / ایف۔ایس سی - بی۔اے / بی۔ایس سی یا ایم۔اے / ایم۔ایس سی پاس ہوں۔ ایسے نوجوانوں کو حسب استعداد ان کاموں کی ٹریننگ دلا کر ان سے کام لیا جائے گا۔ اس لئے ایسی تعلیم رکھنے والے نوجوانوں کو تحریک کی جاتی ہے۔ کہ وہ سلسلہ کی خدمت کے لئے اپنے تئیں وقف کریں۔ وقف کی یہ درخواستیں متعلقہ جماعتوں کے امراء یا پریذیڈنٹ صاحبان کی مصدقہ ہونی چاہئیں۔ جو ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ کے پاس بھجوائی جائیں۔

امراء پریذیڈنٹ صاحبان بھی خیال رکھیں۔ اور جو مخلص نوجوان ان کے علم میں اس قابل ہوں۔ ان کو وقف کی تحریک فرمائیں۔

اس بات کو بھی مدنظر رکھا جائے۔ کہ اگرچہ شروع میں واقفین کو گذارہ کے لئے بہت کم رقم ملتی ہے۔ مگر خدا کے فضل سے جوں جوں سلسلہ ترقی کریگا آمدنیاں بڑھیں گی۔ تو اس کا فائدہ بھی انہی واقفین کو ملے گا۔ جنہوں نے مشکلات کے وقت سلسلہ کے ساتھ تعاون کرتے ہوئے سلسلہ کی خدمت کی۔

---

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ روزنامہ الفضل کا خود خرید ار ہو۔ اور اپنے غیر از جماعت دوستوں کو پڑھنے کے لئے دے۔

# خطبہ جمعہ

# خدا تعالیٰ کے اس وعدے پر سچا اور کامل ایمان رکھو کہ بالآخر اسلام دنیا کے تمام ادیان پر غالب آئیگا

## خدا تعالیٰ اپنے بندوں سے ان کے یقین اور ایمان کے مطابق ہی سلوک کیا کرتا ہے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۶ اگست ۱۹۵۵ء بمقام لنڈن

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطبہ جو حضور نے لنڈن میں پڑھا تھا۔ ابھی تک شائع نہیں ہوًا تھا۔ اب صیغہ زود نویسی اس خطبہ کو اپنی ذمہ واری پر شائع کر رہا ہے۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اس پر نظر ثانی نہیں فرما سکے۔ (خاکسار محمد یعقوب مولوی فاضل)

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا:-

اللہ تعالیٰ کا فضل شامل حال رہا تو ہم نماز کے بعد روانہ ہوں گے۔ اس لئے میں

### آخری نصیحت کے طور پر

دوستوں سے یہ کہتا ہوں کہ ایک حدیث میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

انا عند ظن عبدی بی

میرا بندہ جس قسم کا یقین مجھ پر رکھتا ہے۔ میں بھی اس سے ویسا ہی سلوک کرتا ہوں یعنے خدا تعالیٰ اپنے بندہ سے اس کے یقین اور ایمان کے مطابق سلوک کرتا ہے اگر بندہ خدا تعالیٰ کی رحمت سے مایوس ہو جائے۔ تو خدا تعالیٰ بھی اسے اپنی رحمت سے حصہ نہیں دیتا۔

آپ لوگ جو انگلستان میں رہتے ہیں اور جن کا کام یہاں اسلام کی تبلیغ کرنا ہے۔ آپ کو ان لوگوں کا اسلام میں داخل ہونا بظاہر مشکل نظر آتا ہے۔ کیونکہ ان لوگوں کو جو ترقی ملی ہے۔ اسے یہ عیسائیت کی ترقی سمجھنے لگ گئے ہیں۔ مگر ہمارے

### مبلغوں کو یاد رکھنا چاہیئے

کہ خدا تعالیٰ نے اسلام کو تمام دنیا کے لئے بھیجا ہے۔ اور خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں خبر دی ہے۔ کہ وہ اسلام کو تمام دنیا پر غالب کر دے گا۔ اگر ہمیں خدا تعالیٰ کی قدرتوں پر کامل یقین ہو۔ تو خواہ ہمیں اسلام کی اشاعت کا کام کتنا ہی مشکل دکھائی دیتا ہو۔ ہمارا فرض ہے۔ کہ ہم اپنی آنکھوں کو جھوٹا کہیں۔ اپنے خیالات کو غلط قرار دیں۔ اور خدا تعالیٰ کی اس بات پر سچا اور کامل یقین رکھیں۔ کہ خواہ کفر کی کتنی بڑی طاقت ہو۔ پھر بھی اسلام غالب آکر رہے گا کیونکہ خدا تعالیٰ کی بات تو کبھی جھوٹی نہیں ہو سکتی دیکھو

### رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں

ایک صحابی کو اسہال کی شکایت ہو گئی۔ اس کا بھائی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ اور اس کی کیفیت بتلائی۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جاؤ اور اسے شہد پلاؤ۔ وہ گیا اور اس نے شہد پلایا۔ مگر اسے اسہال اور زیادہ ہو گئے۔ وہ دوبارہ گھبرا کر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ اس کے اسہال تو اور بھی بڑھ گئے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا جاؤ اور اسے

### پھر شہد پلاؤ

وہ گیا۔ اور اس نے پھر شہد پلایا۔ مگر بجائے فائدہ ہونے کے اس کے اسہال میں اور بھی زیادتی ہو گئی۔ اس پر وہ پھر تیسری دفعہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا کہ یا رسول اللہ میرے بھائی کے اسہال بہت زیادہ ہو گئے ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیرے بھائی کا پیٹ جھوٹا ہے۔ لیکن

### خدا تعالیٰ کا یہ قول

جھوٹا نہیں کہ اس نے شہد میں شفا رکھی ہے۔ جاؤ اور اسے شہد پلاؤ۔ چنانچہ اس نے پھر شہد پلایا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ ایک خطرناک قسم کا سدہ اندر سے نکلا۔ اور اسکے اسہال دور ہو گئے۔ اب دیکھو جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا کہ تیرے بھائی کا پیٹ جھوٹا ہے۔ تو درحقیقت آپؐ نے

### اس امر کی طرف اشارہ

فرمایا کہ اسہال کی تکلیف میں بعض دفعہ یہ ضروری ہوتا ہے۔ کہ اور اسہال لائے جائیں تا کہ پیٹ صاف ہو جائے۔ اور سُدّے نکل جائیں۔ چنانچہ ڈاکٹر بھی بعض دفعہ اسہال کے مریض کو "میگنیشیا" دیتے ہیں۔ تا اسے اور اسہال آئیں۔ اور فاسد مادہ نکل جائے پس اگر تمہاری آنکھ یہ کہتی ہو کہ یہ لوگ اسلام قبول نہیں کر سکتے۔ تو تم کہو کہ ہماری آنکھ جھوٹی ہے۔ یہ لوگ یقیناً ایک دن اسلام کو قبول کریں گے۔ کیونکہ ہمارے خدا نے اسلام کو تمام ادیان پر غالب کرنے کا وعدہ فرمایا ہے

### حقیقت یہ ہے

کہ اگر آپ لوگ پورے یقین کے ساتھ ان لوگوں کو تبلیغ کریں گے۔ تو ان کو اسلام میں داخل کرنے میں یقیناً کامیاب ہو جائیں گے لیکن اگر تمہیں یہ یقین حاصل نہیں تو تمہاری تمام کوششیں ناکام رہ جائیں گی۔ اگر تبلیغ کرتے وقت تمہارے اندر یہ یقین پیدا نہیں ہوتا۔ کہ یہ لوگ اسلام میں داخل ہوں گے۔ تو خدا تعالیٰ کی مدد اور نصرت سے تم محروم رہو گے۔ اور فرشتے تمہاری تائید کے لئے آسمان سے نازل نہیں ہوں گے۔ پس

### جب تم تبلیغ کرو

تو اس یقین اور ایمان کے ساتھ کرو۔ کہ یہ لوگ یقیناً ایک دن اسلام میں داخل ہونے والے ہیں۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے۔ کہ ایک دن اسلام باقی تمام ادیان پر غالب ہو گا۔ اور اگر تبلیغ کے باوجود تمہیں اچھے نتائج نظر نہ آئیں۔ تو تم سمجھ لو کہ یا تمہارے کام میں نقص ہے۔ اور یا تمہارے یقین اور ایمان میں کمی ہے۔ یہ لوگ یقیناً اسلام میں داخل ہوں گے۔ کیونکہ

### خدا تعالیٰ کا یہ قول بہرحال سچا ہے

کہ وہ اسلام کو باقی تمام ادیان پر غالب کریگا پس جب تم کسی کو تبلیغ کرو۔ تو اس یقین کے ساتھ کرو کہ وہ اسلام میں ضرور داخل ہو گا اور اگر وہ اسلام قبول کرنے سے انکار بھی کرے پھر تو تم اس سے کہو کہ گو تمہارا منہ اسلام کو قبول کرنے سے انکار کر رہا ہے۔ لیکن تم بہرحال میرا شکار بنو گے۔ پس بہتر ہے کہ تم حجت پوری ہونے سے پہلے خود ہی مسلمان ہو جاؤ۔ ورنہ

### خدا تعالیٰ کے فرشتے

تمہیں اسلام قبول کرنے کے لئے میرے پاس لائیں گے۔ اور تمہیں ایک نہ ایک دن اسلام ضرور قبول کرنا پڑے گا۔

---

**درخواست دعا** اخویم محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے قادیان کو ناک سے خون آتا ہے۔ بعض اوقات اس کی مقدار دن بھر میں ڈیڑھ سو قطرہ تک پہنچ جاتی ہے۔ جس کی وجہ سے سخت جسمانی اور دماغی کمزوری ہو رہی ہے۔ احباب صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔ نیز اگر کسی صاحب کو اس مرض کا علاج معلوم ہو تو انہیں یا مجھے اطلاع دے کر ممنون فرمائیں۔ مختار احمد ہاشمی جنرل سیکرٹری صدر انجمن (بقیہ)

گذشتہ سے پیوستہ

# رہن شدہ چیز کی ہلاکت سے کب قرض باطل نہیں ہوتا

(از مکرم مولوی تاج الدین صاحب لائل پوری، ناظم دارالقضاء ربوہ)

قال ابراھیم بن یعقوب عن احمد بن حنبل روایتہ عن علی من کتاب .... وقال صالح بن احمد عن ابیہ کان یحیی بن سعید یتوقی ان یحدث عن خلاس عن علی خاصۃ واظنہ حدثنا عنہ بحدیث قال الآجری عن ابی داؤد ثقۃ ثقۃ قیل سمع من علی قال لا .... قال ابن ابی حاتم سئل ابو زرعۃ عن خلاس سمع عن علی فقال کان یحیی بن سعید یقول ھو کتاب .... وقال ابو حاتم یقال وقعت عندہ صحف عن علی ولیس بقوی و قال البخاری فی تاریخہ روی عن ابی ھریرۃ وعلی صحیفۃ ..... وقال عبداللہ بن احمد فی العلل قال یحیی بن سعید لم یسمع من عمر ولا من علی .... وما کان من حدیثہ عن ابی رافع عن ابی ھریرۃ احتمل و اما من عثمان وعلی فلا (یعنی ان کی حدیث حضرت علی سے سننے کا احتمال ہی نہیں ہے۔ یاد رہے کہ روایت زیر بحث خلاس نے بھی حضرت علی سے بیان کی ہے) خلاس مرسل تکلموا فیہ یقال کان صحیفاً (تہذیب)

(۳) حضرت ابن عمر کے متعلق اتنا ہی کہنا کافی ہے کہ ان کی طرف منسوب شدہ روایت ابراہیم بن عمر کی ہے۔ اور وہ مجہول ہیں۔ (المحلی جلد ۸ صفحہ ۹۸) ظاہر ہے کہ حضرت عمرؓ حضرت علیؓ اور حضرت ابن عمر کی طرف جو قول منسوب کیا گیا ہے یہ روایۃً درست نہیں ہے اور نہ ان روایات پر اعتماد اور وثوق کیا جا سکتا ہے۔ جن میں ان تینوں کی طرف یہ قول منسوب کیا گیا ہے۔ کیونکہ ان اقوال کی روایات میں جو راوی ہیں ان میں سے ایک کافی تعداد ناقابل اعتماد ہے۔ وہ ضعیف اور خلط کرنے والے، سیئی الحفظ، وہمی، روایت کرنے میں غیر محتاط، ہر کس و ناکس سے روایت کرنے والے۔ متروک الحدیث، منکر روایات بیان کرنے والے، حدیثوں اور روایتوں کے چور۔ ارسال اور تدلیس جیسے عیب کے مرتکب اور مجہول تھے۔

مشہور اسلامی قاضی شریح کی نسبت بھی کہا گیا ہے کہ وہ مرہون کے ہلاک ہو جانے کی صورت میں زرِ رہن کے ساقط ہو جانے کے قائل تھے۔ گو ان کا قول حجت اور سند شرعی کی حیثیت نہیں رکھتا۔ لیکن جن روایتوں میں انکی طرف یہ بات منسوب کی گئی ہے وہ قابل احتجاج نہیں ہیں۔

چنانچہ ایک روایت کے راویوں میں حصیب، حماد اور قتادہ کے نام آتے ہیں۔ ان میں سے اول الذکر دو کا حال اوپر لکھا جا چکا ہے۔ تیسرے راوی قتادہ کے متعلق لکھا ہے کہ وہ مرسل روایت کر لیتے تھے۔ اور کہ ان کی مرسل روایت قابل اعتبار نہیں۔ یحییٰ بن سعید کے نزدیک بمنزلہ ہوا کے ہے۔ جو جا بجا ہر طرف گھومتی پھرتی ہے۔ (تہذیب وغیرہ)

ایک دوسری روایت میں سفیان راوی ہیں ان کے متعلق لکھا ہے کہ ہر کس و ناکس سے روایت کر لیا کرتے تھے اور ان میں تدلیس کا عیب پایا جاتا تھا۔ سفیان یروی عن کل احد .... قال ابن المبارک حدث سفیان بحدیث فجئتہ وھو یدلسہ فلما رآنی استحیی وقال نرویہ عنک (تہذیب)

ایک تیسری روایت میں ابراہیم بن مرزوق اور وہب راوی آتے ہیں۔ اول الذکر کا حال پہلے بتایا جا چکا ہے اور ثانی الذکر کے متعلق لکھا ہے کہ عفان محدث کو ان میں کلام ہے اور ابن حبان نے کہا ہے کہ یہ روایت میں خطا کرنے کے عادی تھے اور (عبدالرحمن) ابن مہدی نے تعریضاً کہا ہے کہ وہب تو شعبہ کے پاس کبھی بیٹھے ہی نہ تھے۔ مگر روایت ان سے کر دیتے ہیں۔ (یاد رہے کہ روایت زیر بحث انہوں نے شعبہ ہی سے بیان کی ہے) اور احمد نے کہا ہے کہ دراصل وہب نے کبھی شعبہ سے روایت نہیں کی۔ ان کی ہزاروں روایتوں کو لوگوں نے غلطی سے شعبہ سے سنی ہوئی خیال کر لیا ہے۔ کان عفان یتکلم فیہ قال ابن حبان کان یخطی .... وقال العقیلی قال احمد قال ابن مہدی ھاھنا قوم یحدثون عن شعبۃ ما رأیناھم عندہ یعرض بوھب وقال احمد ما روی وھب قط عن شعبۃ ولکن کان وھب صاحب سنۃ حدث وحدث زعموا عن الشعبۃ بنحو اربعۃ الاف حدیث (تہذیب)

### فقہاء کا مسلک

اس مسئلہ میں کہ مرتہن کے فعل کے بغیر مرہون ہلاک ہو بزرگان سلف کے مندرجہ ذیل پانچ مذاہب بیان کئے گئے ہیں:-

(۱) اگر مرہون کی قیمت اور قرض (زرِ رہن) برابر ہوں تو سارا قرض ساقط ہو جائیگا۔ اور اگر قرض سے زیادہ یا کم ہو تو مرہون کی قیمت کے برابر قرض ساقط ہو گا۔ اور زیادت مرتہن راہن کو اور کمی راہن مرتہن کو ادا کرنے کا ذمہ دار ہو گا۔ یہ قول حضرت علی، ابن عمر اور اسحاق بن راہویہ کی طرف منسوب ہے۔

(۲) اگر مرہون کی قیمت قرض سے زیادہ یا اس کے برابر ہو تو سارا قرض باطل ہو جائیگا۔ اور راہن کو مرتہن کچھ نہ دے گا۔ اور اگر قرض سے کم ہو تو بقیہ قرض مرتہن کو راہن ادا کرے گا۔ یہ قول حضرت عمر، حضرت علی اور حضرت ابن عمر کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔ اور یہی مذہب ہے حضرت امام ابو حنیفہ اور ان کے جمہور ساتھیوں کا۔

(۳) کمی و بیشی یا برابری ہو ہر حالت میں سارا قرض باطل اور ساقط ہو جائے گا۔ اور راہن و مرتہن ایک دوسرے سے کچھ بھی لینے کے حق دار نہ ہوں گے خواہ قرض ہزاروں روپے ہو اور مرہون کی قیمت ایک روپیہ ہو یا قرض ایک روپیہ ہو اور مرہون کی قیمت ہزار روپے ہو۔ یہ قول حضرت حسن بصری، قاضی شریح، امام شعبی، امام زہری، اور قتادہ کی طرف منسوب ہے۔

(۴) اگر مرہون ایسی چیز ہو جو چھپائی جا سکتی ہے۔ مثلاً نقدی، زیور، اسلحہ، اوزار، اور کپڑے وغیرہ تو مرتہن زیادہ سے زیادہ قیمت کا ذمہ دار ہو گا۔ اور بقیہ قرض راہن سے لینے کا حق دار ہو گا۔ اور اگر مرہون ظاہر اشیاء میں سے ہو۔ مثلاً حیوان اور عقار (زمین، مکان وغیرہ) تو مرتہن اپنا سارا قرض راہن سے لینے کا مستحق ہو گا۔ یہ مذہب ہے حضرت امام مالک، امام اوزاعی، ابن القاسم اور عثمان البتی کا۔

(۵) مرہون خواہ چھپائی جا سکنے والی چیزوں میں سے ہو۔ خواہ ظاہر چیزوں میں سے ہو۔ دونوں صورتوں میں مرتہن اپنا سارا قرض راہن سے وصول کرنیکا حق رکھتا ہے۔ یہی مذہب ہے حضرت امام شافعی، حضرت امام احمد بن حنبل، حضرت امام ابو ثور، امام ابو سلیمان، امام ابن حزم اور ان کے ساتھیوں کا۔ نیز حضرت سعید بن المسیب حضرت امام زہری، عطاء، عامر بن دینار اور جمہور اہلحدیث کا۔ (ہدایہ جلد ۲ صفحہ ۲۷۱، المنتقی جلد ۵ صفحہ ۲۴۵، المحلی ابن حزم جلد ۸ صفحہ ۹۹) حضرت امام ابن حزم لکھتے ہیں کہ حضرت علی کی طرف مختلف اقوال منسوب ہیں مگر اصح الروایات میں وہ مرتہن کو ضامن قرار نہیں دیتے۔ (المحلی جلد ۸ صفحہ ۹۸)

اس تفصیل بالا سے مندرجہ ذیل امور ثابت ہوتے ہیں:-

(۱) روایت الرَّھنُ بِمَا فِیہِ اور روایت ذَھَبَ حَقُّکَ ان بزرگان کے نزدیک باسوا امام حسن بصری وغیرہ کے مطلقاً قابل احتجاج نہیں ہیں۔ ورنہ ان کا فتویٰ ان روایات کے مطابق ہوتا۔ اور حضرت حسن بصری وغیرہ کے قول کے متعلق امام ابن حزم لکھتے ہیں۔ کہ ان کا سہارا ایک مرسل روایت پر ہے اور مرسل روایت حجت نہیں نیز یہ کہ اس کا راوی مصعب بن ثابت قوی نہیں (المحلی جلد ۸ صفحہ ۹۹) (مزید تفصیل پہلے گذر چکی ہے)

(۲) اگر مرہون، عقار (زمین، مکان وغیرہ) ہو تو اسکی ہلاکت کی صورت میں حضرت امام مالک، حضرت امام شافعی، حضرت امام احمد بن حنبل، امام ابو ثور، امام ابو سلیمان اور ان کے ساتھیوں وغیرہ کے نزدیک قرض ساقط نہ ہوگا۔ (زیر فیصلہ نزاع میں مرہون مکان ہے) بلکہ اگر عقار کے سوا کوئی مخفی رکھی جا سکنے والی چیز مرہون ہو اور اسکی ہلاکت کسی بینہ اور شہادت سے مرتہن ثابت کر دے۔ یا راہن تسلیم کر لے تو بھی حضرت امام مالک قرض ساقط ہونے کے قائل نہیں کیونکہ امام صاحب نے یہ تفریق محض اس لئے کی ہے کہ اس میں غلط بیانی کا احتمال ہے۔ اور ظاہر ہے کہ بینہ اور شہادت کے پیش کر دینے سے یہ احتمال نہیں رہتا۔ اور یہی کہا ہے ابن القاسم نے (ہدایہ جلد ۲ صفحہ ۲۷۳ والمقارنات التشریعیۃ جلد ۳ صفحہ ۵۷) پس ظاہر ہے کہ مرتہن کی تعدی اور تقصیر کے بغیر مرہون کی ثابت شدہ یا تسلیم شدہ ہلاکت کی صورت میں ائمہ ثلاثہ (حضرت مالک، حضرت شافعی، حضرت احمد بن حنبل) اور ان کے ساتھی سارا قرض قائم اور غیر ساقط قرار دیتے ہیں۔ اور یہی مذہب قرآن وحدیث، عقل سلیم اور اصول ومنشائے اسلام کے مطابق صحیح اور درست ہے۔ کیونکہ ارشاد خداوندی لَا تَاْکُلُوْا اَمْوَالَکُمْ بَیْنَکُمْ بِالْبَاطِلِ اور ارشاد نبوی اِنَّ دِمَاءَکُمْ وَاَمْوَالَکُمْ عَلَیْکُمْ حَرَامٌ اور لَا ضَرَرَ وَلَا ضِرَارَ قارض (مرتہن) کی تعدی کے بغیر مقروض (راہن) کو اجازت نہیں دیتے کہ وہ قارض کا قرض ادا نہ کرے۔ اور قرض کی واپسی شرعاً اور عقلاً واجب ہے۔ مرہون کے ضیاع سے ساقط نہیں ہو سکتا۔ حدیث صحیح لَہٗ غُنْمُہٗ وَعَلَیْہِ غُرْمُہٗ سے بھی یہی ثابت ہے۔ کما مر آنفاً۔ اس کے سوا باقی جسقدر آراء ہیں۔ وہ محض آراء ہیں۔ جنکی تائید میں قرآن وحدیث اور سنت وقیاس صحیح میں سے کچھ پیش نہیں کیا گیا۔

علاوہ ازیں یہ امر بھی نظر انداز نہیں ہونا چاہیئے کہ ان تمام بزرگان کے نزدیک مرہون پر ظاہری اور حقیقی قبضہ مرتہن کا ضروری ہے۔ اور راہن کا قبضہ کسی حالت میں بھی قائم نہیں رہنا چاہیئے۔ مثلاً راہن اگر بطور کرایہ دار مکان مرہون میں مقیم ہے (جیسا کہ مکان مرہون زیر بحث کا حال ہے) تو ان کے نزدیک یہ جائز نہیں ہے۔ اور اسی قسم کی مرہون چیز کے (جبکہ اس پر مرتہن کا ظاہری قبضہ ہو چکا ہو) تلف ہونے کی اوپر ذکر کردہ صورتیں وہ تجویز کرتے ہیں پس ان کا فتویٰ سمجھنے کیلئے ان کا یہ مذہب اور عقیدہ بھی ملحوظ رکھنا ضروری ہے۔ کہ صورت زیر بحث میں وہ رہن جائز ہی قرار نہیں دیتے۔ گو میرے نزدیک قانونی قبضہ بھی حکماً اور مجازاً فَرِھَانٌ مَّقْبُوْضَۃٌ میں شامل ہے۔

پھر یہ امر کہ زیر بحث مکان مرہون تلف یا

ضائع ہو چکا ہے، قطعی طور پر ثابت شدہ حقیقت نہیں ہے۔ کیونکہ دونوں حکومتوں (پاکستان اور بھارت) نے ابھی تک غالباً اس کا کوئی آخری فیصلہ نہیں کیا۔ بلکہ اغلباً ان متروکہ مکانات پر حقوق مالکانہ اصلی مالکوں کے ابھی تک تسلیم ہیں۔

حضرت امام عبدالوہاب شعرانی اپنی تصنیف کتاب المیزان جلد ۲ صفحہ ۸۵ میں ائمہ اربعہ وغیرہ کے اقوال مسئلہ زیر بحث کے متعلق درج کر کے ان پر محاکمہ لکھتے ہیں کہ امام ابو حنیفہؒ کا قول مرتہن کے حق میں سخت ہے۔ امام مالک کے فتویٰ میں تفصیل ہے۔ یعنی مخفی و غیر مخفی کی تقسیم کر کے مخفی میں سختی اور غیر مخفی میں نرمی کا فتویٰ دیا ہے حضرت امام شافعی اور امام احمد بن حنبل کے مذہب میں تخفیف ہے۔ اور قاضی شریح وغیرہ کی رائے تو سب سے زیادہ سخت ہے۔ فقول ابی حنیفۃ مشدد و قول مالک مفصل وقول الشافعی واحمد مخفف وقول القاضی شریح والحسن والشعبی اشد من الکل

گو کتب شیعہ (اسفار اربعہ وغیرہ) کو ہم بطور سند کے حجت تسلیم نہیں کرتے لیکن میرے نزدیک اس میں کوئی شرعی محذور اور قباحت نہیں ہے کہ سنی و شیعی امور نزاعیہ (مسئلہ خلافت وغیرہ) چھوڑ کر عام مسائل فقہیہ میں اہل سنۃ والجماعۃ کے ساتھ جہاں کوئی خاص تصادم اور مزاحمت نہ پائی جائے، ان کتب سے مدد لے لی جائے۔ چنانچہ اسی نظریہ اور خیال کے ماتحت جب میں نے شیعہ کتب دیکھیں تو مرہون کے تلف اور ہلاک ہونے کی صورت میں راہن سے قرض (زر رہن) ساقط نہ ہونے کے متعلق قریباً سب کو متفق پایا۔ چنانچہ فروع کافی جلد ۲ صفحہ ۸۶ میں لکھا ہے۔ قال (ابو عبداللہ علیہ السلام) فی الرھن اذا ضاع من عند المرتھن من غیر ان یستھلکہ رجع فی حقہ علی الراھن فاخذہ وان استھلکہ ترادا الفضل بینھما وبھذا الاسناد قال قلت لابی ابراھیم علیہ السلام ارجل یرھن الغلام والدار فتصیبہ الآفۃ علی من یکون۔ قال علی مولاہ ثم قال ارأیت لو قتل قتیلاً علی من یکون قلت ھو فی عنق العبد قال الا تری فلم یذھب مال ھذا ثم قال ارأیت لو کان ثمنہ مائۃ دینار فزاد وبلغ مائتی دینار لمن کان یکون قلت لمولاہ۔ قال کذالک یکون علیہ ما یکون لہ۔ حاصل مطلب یہ ہے کہ اگر غلام یا مکان مرہون ہو اور مرتہن کی تعدی کے بغیر محض کسی آسمانی آفت سے مرتہن کے پاس ہلاک ہو جائے تو مرتہن کا حق (زر رہن) ساقط نہ ہوگا۔ بلکہ وہ راہن سے لینے کا حقدار رہے گا۔ جیسا کہ اگر وہ مرہون غلام کسی کو قتل کر دے تو اس کا وبال اس غلام کی ذات پر پڑے گا۔ (یعنی اسے قتل کر دیا جائیگا)۔ اور اس سے مرتہن کا مال (زر رہن) ساقط نہ ہوگا۔ یا جسطرح مثلاً اس مرہون غلام کی قیمت رہن رکھنے کے وقت سو دینار ہو اور بعد میں قیمت میں زیادتی ہو کر دو سو دینار ہو جائے تو اس کا فائدہ مالک یعنی راہن ہی کو پہنچیگا مرتہن کو نہیں، پس اسی طرح اگر اس کی قیمت کم ہو جائے یا وہ مر جائے تو یہ نقصان بھی مالک یعنی راہن ہی کو برداشت کرنا پڑے گا۔ مرتہن کو نہیں۔ (لہ غنمہ وعلیہ غرمہ) پھر رسالہ فقہ علامہ مجلسی کے صفحہ ۱۱۵ میں لکھا ہے۔ مرتہن امین است ضمان مال مرہون نہ کشد اگر تلف شود مگر وقتے کہ تقصیری کردہ باشد۔ واگر مرہون تلف شود بے تقصیر مرتہن از دین ہیچ افتد وہمچناں بر قرضدار لازم است کہ تمام دین باز دہد۔ نیز ملاحظہ ہو (من لا یحضرہ الفقیہ جلد ۳ صفحہ ۱۰۰/۱۰۱)

عقلی لحاظ سے بھی اگر غور کیا جائے تو یہ مسئلہ بآسانی حل ہو جاتا ہے۔ دیکھنا یہ ہے کہ قارض (مرتہن) اور مقروض (راہن) دونوں میں سے اس عمل تداین میں کس کا پلہ بھاری ہے۔ اور مقابلۃً اور نسبۃً کس کے حقوق کا تحفظ مقدم سمجھا جانا چاہیئے۔ سو ظاہر ہے کہ الید العلیا خیر من الید السفلی کے ماتحت قارض (مرتہن) کا مقروض سے حسن سلوک قابل قدر اور لائق تحسین ہے پس اس کے حقوق کا تحفظ اولیٰ اور انسب ہے چنانچہ یہی وجہ ہے کہ نظام وثیقہ میں خاص طور پر یہ امر ملحوظ رکھا ہوا نظر آتا ہے۔

لیکن اگر بغیر تقصیر و تعدی مرتہن مرہون کی ہلاکت کی صورت میں قرض ساقط ہو جانے کا قانون جاری کیا جائے تو ظاہر ہے کہ اکثر صورتوں میں قارض کو صریح طور پر خسارہ اور نقصان اٹھانا پڑیگا جب کہ مقروض کو کسی ایک صورت میں بھی خسارہ اور نقصان نہیں برداشت کرنا پڑتا۔ اور بعض صورتوں میں تو نہ صرف قارض اپنے قرض سے ہاتھ دھو بیٹھیگا بلکہ مقروض کو ہزاروں روپے محض چٹی اور تاوان کے طور پر اپنے پاس سے بھی دیکر جان چھڑانی پڑیگی پس عقل سلیم کا تقاضا یہ ہے کہ قارض (مرتہن) کو ہر بے وجہ نقصان سے بچایا جائے تا قرض دینے میں لوگ انقباض محسوس نہ کریں ورنہ حاجتمندوں کو شدید دقت کا سامنا کرنا پڑیگا۔ خلاصہ یہ کہ تحفظ دین کیلئے ضروری ہے کہ مسئلہ کی وہ شکل قائم رکھی جائے جو میں نے اوپر بیان کی ہے اور جو ائمہ ثلاثہ وغیرہ نے اختیار کی ہے۔

فقہاء نے یہ بحث بھی کی ہے کہ مرتہن کے پاس مرہون بطور امانت ہے یا نہیں اور پھر امانت قرار دینے کی صورت میں بعض شبہات وارد کئے گئے ہیں۔ مثلاً یہ کہ امانت کے مطالبہ واپسی پر اس کا واپس کرنا امین کیلئے ضروری ہوتا ہے۔ مگر یہاں یہ بات مفقود ہے۔ میرے نزدیک یہ بحث یوں ختم کی جا سکتی ہے کہ یہ امانت مشروط ہے۔ اس لئے امانت مطلق پر ہر جہت سے اس کا قیاس درست نہیں ہے۔ پس مرتہن اپنے قرض کی وصولی تک اگر مرہون کی واپسی میں روک بنتا ہے تو بھی اس کے امین ہونے میں شک نہیں کیا جا سکتا۔ اور استیفاء دین کے قائمقام قرار دینے کی صورت میں بھی تو اعتراض وارد ہوتے ہیں۔ مثلاً مرتہن کی ملکیت میں مرہون چیز داخل نہیں ہوتی وغیرہ۔

چونکہ مسئلہ رہن کا میرے علم کے مطابق ادارے دار القضاء میں پوری تفصیل اور تحقیق کے بعد کوئی آخری فیصلہ ابھی تک نہیں ہوا اس لئے میں نے اپنی سمجھ کے مطابق اس مسئلہ کی تحقیق اور تفصیل متعلقہ (ایک مثل) اس فیصلہ میں لکھ دی ہے۔

# کراچی میں جماعت احمدیہ ماریشس کے وفد کے اعزاز میں عصرانہ

جماعت احمدیہ ماریشس کے امیر، جنرل سیکرٹری اور قائد مجلس خدام الاحمدیہ پر مشتمل وفد کے اعزاز میں مجلس خدام الاحمدیہ کراچی نے ۲۷ نومبر ۱۹۵۵ء بروز اتوار احمدیہ ہال میں ایک عصرانہ دیا۔ تقریب کی صدارت امیر جماعت احمدیہ کراچی محترم چوہدری عبداللہ خاں صاحب نے فرمائی۔ تلاوت قرآن کریم و نظم کے بعد مجلس کے نئے قائد چوہدری عبدالمجید صاحب نے ایڈریس پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک ایسی بستی میں پیدا ہوئے جسے اس کے گرد و نواح میں رہنے والے بھی نہ جانتے تھے اور خود آپ کی یہ حالت تھی کہ اس چھوٹی سی بستی کے مکین بھی آپ کو نہیں جانتے تھے۔ اس گمنامی میں خدا تعالیٰ نے آپ سے فرمایا کہ یأتیک من کل فج عمیق کہ دنیا کے کونے کونے سے لوگ تیرے پاس آئیں گے۔ آج ہر وہ شخص جو احمدیت کے لئے کسی غیر ملک سے یہاں آتا ہے، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس الہام کی صداقت کو ظاہر کرتا ہے۔ اور آج ماریشس کے ان احمدی بھائیوں کی یہاں پر آمد بھی ہمارے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کا ایک تازہ نشان ہے۔ آپ نے وفد کو خوش آمدید کہتے ہوئے فرمایا کہ ہماری دعا ہے کہ ہمارے یہ بھائی جتنا عرصہ بھی یہاں رہیں خدا تعالیٰ کی زیادہ سے زیادہ برکات ان پر نازل ہوں۔ اور جب وہ یہاں سے تشریف لے جائیں تو خدا کے فضل سے ان کے ایمان میں بہت زیادہ اضافہ ہو۔

محترم قائد صاحب کے بعد جماعت ماریشس کے امیر جناب احمد عبد الطہ صاحب نے انگریزی میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ ماریشس میں سب سے پہلے احمدی جناب نور الٰہی صاحب مرحوم تھے۔ اور ان کے بعد جماعت کے موجودہ سیکرٹری جناب محمد عظیم صاحب جو اس وقت یہاں پر موجود ہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لائے۔ آپ نے فرمایا کہ جنگ عظیم اول میں جب ہندوستانی فوجی ماریشس گئے تو ان میں دو احمدی ڈاکٹر بھی تھے۔ ان احمدی ڈاکٹروں نے اس جزیرہ میں جماعت کی بنیاد رکھنے میں بہت حصہ لیا۔ ان کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے دور خلافت کے ابتدائی زمانہ میں حضرت صوفی غلام محمد صاحبؓ اور حضرت مولوی عبید اللہ صاحب مرحوم بھی وہاں تشریف لے گئے اور ان دونوں نے وہاں پر تبلیغ کے ذریعہ احمدیت کا پیغام پہنچایا۔ اور اس طرح متعدد افراد جماعت میں داخل ہو گئے۔ احمدیت کی صداقت کو ظاہر کرنے کے لئے آپ نے دو تین واقعات بیان فرمائے۔ کہ کسطرح مخالفین ہمارے مبلغین کو مارنے کے لئے اور اس طرح جماعتی سرگرمیوں کو ختم کرنے کیلئے آتے رہے۔ لیکن خدا تعالیٰ اپنی غیبی امداد سے ان سازشوں اور منصوبوں کو ناکام بنا تا رہا۔ آخر میں آپ نے فرمایا کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ ہمارا یہاں آنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس پیشگوئی کے سچا ہونے کا ثبوت ہے کہ یأتیک من کل فج عمیق لیکن ہمیں دعا کرنی چاہیئے کہ اس پیشگوئی کو اور زیادہ سچا ثابت کرنے کے لئے خدا تعالیٰ ہمیں دور دور تک احمدیت کا پیغام پہنچانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ آپ نے مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کا شکریہ ادا کیا کہ اس نے ایک تقریب پیدا کر کے کراچی کے احمدی نوجوانوں سے ملنے کیلئے انہیں ایک موقعہ بہم پہنچا دیا۔

آخر میں امیر جماعت احمدیہ کراچی محترم چوہدری عبداللہ خاں صاحب نے مختصر سی تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ مخلوق اور خالق کے درمیان جو رشتہ اس وقت منقطع ہو چکا ہے ہمیں کوشش کرنی چاہیئے کہ وہ جلد سے جلد دوبارہ قائم ہو جائے اور انسان اپنے خدا کو پہچان لے تا دنیا میں حقیقی امن پیدا ہو سکے۔

محترم چوہدری صاحب کی تقریر کے بعد دعا پر یہ تقریب ختم ہوئی۔

(محمد جمیل ناظم نشر و اشاعت مجلس خدام الاحمدیہ کراچی)

## دعائے مغفرت

میرے والد بابو علی حسن صاحب سوزی بمقام کیمبل پور مورخہ ۲/۱۲/۵۵ بروز جمعہ صبح پانچ بجے اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ موصی تھے، جنازہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۳/۱۲/۵۵ بروز ہفتہ بعد نماز ظہر پڑھایا اور آپ بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن کئے گئے۔ احباب بلندی درجات کیلئے دعا فرمائیں۔

(محمد احمد بابو الہ دین قادیانی۔ حال مقیم صدر بازار کیمبل پور)

درخواست دعا: محترم خواجہ عبید اللہ صاحب ریٹائرڈ ایس ڈی او جو بندش پیشاب کے عارضہ میں مبتلا ہیں۔ کا آج مورخہ ۸ دسمبر بروز جمعرات سول ہسپتال لائل پور میں اپریشن ہوگا احباب دعا فرمائیں کہ اپریشن کامیاب ہو۔ اور خدا تعالیٰ انہیں صحت کاملہ عطا فرمائے۔ آمین

# لائبیریا مشن کا افتتاح اور درخواست دعاء

(از مکرم صوفی محمد اسحاق صاحب انچارج لائبیریا مشن)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس سال مغربی افریقہ میں ایک نیا مشن کھولنے کی منظوری دی تھی۔ یہ مشن لائبیریا میں کھلنا ہے۔ جو افریقہ کے مغربی ساحل پر ایک آزاد جمہوریہ ہے۔ خاکسار حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری سے عنقریب اس ملک میں جا رہا ہے۔ اور اغلباً دسمبر کے پہلے ہفتہ میں وہاں پہنچکر کام شروع کر دے گا۔ انشاء اللہ العزیز۔

کسی نئے ملک میں جا کر نیا مشن کھولنا آسان کام نہیں ہے۔ اور اس کا صحیح اندازہ صرف وہی اصحاب لگا سکتے ہیں۔ جنہیں خود ایسا کام کرنا پڑا ہو۔ بہرحال میں اللہ تعالیٰ کا نام لیکر اور اسی پر توکل کرتے ہوئے اس ملک میں جا رہا ہوں۔ احباب جماعت سے نہایت ہی دردمندانہ درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ وہاں پر میرا ہر طرح حامی و ناصر ہو۔ اور میری تمام مشکلات کو اپنے فضل سے آسان کر دے۔ آمین۔

مجھے مغربی افریقہ کے ممالک میں کام کرتے ہوئے تقریباً ۸ سال ہو گئے ہیں۔ لیکن لائبیریا کا ملک ان ممالک سے بہت مختلف ہے۔ اور وہاں کی بعض مخصوص مشکلات ایسی ہیں۔ جو ان ممالک میں نہیں پائی جاتی ہیں۔ مثلاً لائبیریا میں ذرائع آمد و رفت بہت ہی محدود ہیں۔ اس ملک کا رقبہ چالیس ہزار مربع میل ہے۔ لیکن اس میں نہ کوئی ریل ہے۔ اور نہ پختہ سڑکیں۔ پھر یہ ملک تعلیم میں بہت ہی پیچھے ہے۔ اور انگریزی ممالک کی نسبت بہت ہی مہنگا ہے۔ کیونکہ یہ ملک ڈالر کرنسی رکھتا ہے۔ اور اس کا عام لین دین امریکہ سے ہے۔ اور معیار معیشت بھی اسی کے لگ بھگ ہے۔ یہ اور اسی قسم کی دیگر مشکلات درپیش ہیں۔ لیکن اگر احباب کرام مجھ ناچیز کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ تو یہ سب کام اللہ تعالیٰ کے فضل سے آسان ہو سکتے ہیں۔ پس میں اپنے پیارے آقا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ۔ صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور تمام احباب کرام سے دردمندانہ درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ میری کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ تاکہ احمدیت اور اسلام دنیا کے نقشہ پر ایک اور ملک میں پوری مضبوطی سے قائم ہو جائے۔ آمین۔ وما ذالک علی اللہ بعزیز۔

# جماعت احمدیہ نارائن گنج (ڈھاکہ) کا ماہانہ جلسہ

مورخہ ۲۷ر نومبر ۱۹۵۵ء تین بجے بعد دوپہر انجمن احمدیہ نارائن گنج میں زیر صدارت صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب بار ایٹ لا ر جلسہ منعقد ہوا۔ (۱) مکرم انور علی صاحب نے "کمیونزم اور اسلام" پر بنگلہ زبان میں (۲) مکرم مولوی مصطفےٰ علی صاحب نے "احمدی نوجوانوں کے فرائض اور ذمہ داریاں" پر۔ (۳) مکرم شمس الرحمٰن صاحب آف تیج گاؤں نے جماعت کی مالی اور دنیوی ترقیات کے ذرائع" پر (۴) مولوی دولت احمد صاحب خادم بی۔ اے نے "کمیونزم پر اسلام کی فوقیت" پر دلچسپ تقریریں کیں۔ آخر میں جناب چوہدری خورشید احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ ڈھاکہ نے "زیارت ربوہ" اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ سے ان کی ملاقات کے ایمان افروز حالات سنائے۔ اور جماعت کے دوستوں کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی کامل اطاعت اور فرمانبرداری کی تاکید کی۔ نیز احمدیت کے لئے ہر قسم کی قربانی پیش کرنے کے لئے تیار رہنے کی ترغیب دی۔

آخر میں صاحب صدر نے دعا فرمائی۔ اور یہ جلسہ بخیر و خوبی ختم ہوا۔ خدا کے فضل سے اس جلسہ میں احمدی دوست ڈھاکہ اور تیج گاؤں سے بھی آ کر شریک ہوئے۔ احمدیوں کے علاوہ کئی غیر احمدی معززین بھی جلسہ میں شریک ہوئے۔ جلسہ کے آخر میں دو غیر احمدی دوست بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے۔ اللہ تعالیٰ ان کو استقامت عطا فرمائے۔ آمین۔ (احسان اللہ سکریٹری پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ نارائن گنج (ڈھاکہ)

## درخواست ہائے دعاء

(۱) میری والدہ صاحبہ ایک ماہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں۔ احباب سے ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ مجید احمد احمدی مینٹل ہسپتال لاہور۔

(۲) بندہ ان دنوں خاص دعاؤں کا محتاج ہے۔ بزرگان سلسلہ کی خدمت میں عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔ لطیف احمد۔ منٹگمری۔

(۳) میرے نانا جان مولوی فضل الٰہی صاحب چغتائی بھیروی بوجہ کمزوری کے چلنے پھرنے سے معذور ہیں۔ احباب دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ نیز میرے بہنوئی بشیر احمد صاحب کوثر پر ایک مقدمہ ہے۔ احباب جماعت باعزت بریت کے لئے درد دل سے *

# اسلامی طریق عبادت

## چوتھا سبق

(سلسلہ کے لئے دیکھیں الفضل یکم دسمبر ۱۹۵۵ء)

جب نماز پڑھنے والا سورہ اخلاص یا کوئی دوسری سورت ختم کر لیتا ہے۔ تو پھر وہ اپنے ہاتھ چھوڑ کر کہتا ہے۔ اللہ اکبر (اللہ سب سے بڑا ہے) اور جھک جاتا ہے۔ حتیٰ کہ اس کا سر اور کمر ایک لیول میں آ جاتے ہیں۔ اور وہ اپنے ہاتھوں سے گھٹنوں کو پکڑ لیتا ہے۔ اور کم از کم تین دفعہ یہ الفاظ کہتا ہے:۔ سبحان ربی العظیم۔ ترجمہ:۔ میرا بڑی عظمتوں والا رب پاک ہے۔

پھر یہ الفاظ کہتا ہوا کھڑا ہو جاتا ہے۔ اور اپنے ہاتھ اپنے پہلوؤں کے ساتھ لٹکا دیتا ہے۔ سمع اللہ لمن حمدہٗ۔ ترجمہ:۔ جو شخص اللہ تعالیٰ کے محامد کا اقرار کرے۔ اللہ تعالیٰ اس کی دعاؤں کو قبول کرتا ہے۔

پھر کہتا ہے۔ ربنا لک الحمد حمداً کثیراً طیباً مبارکاً فیہ۔ ترجمہ:۔ اے ہمارے رب۔ تو خوبیوں والا ہے۔ بہت خوبیوں والا ہے۔ جو پاک اور برکت والی ہیں۔

پھر اللہ اکبر کہتا ہوا سجدہ میں گر جاتا ہے۔ اور کم از کم تین دفعہ یہ الفاظ کہتا ہے:۔

سبحان ربی الاعلیٰ۔ میرا بڑی شان والا رب پاک ہے۔

پھر اللہ اکبر کہتا ہوا اٹھ کر گھٹنوں کے بل بیٹھ جاتا ہے۔ اور دائیں پاؤں کو انگلیوں کے بل کھڑا رکھتا ہے۔ لیکن بائیں پاؤں کو زمین پر بچھا کر اس پر بیٹھ جاتا ہے۔ اور کہتا ہے:

اللّٰھم اغفرلی وارحمنی واھدنی وعافنی واجبرنی وارزقنی۔

ترجمہ:۔ اے میرے اللہ میرے گناہوں کو بخش۔ اور مجھ پر رحم کر۔ اور مجھے ہدایت دے۔ اور ہر ایک شر سے محفوظ رکھ۔ اور میری اصلاح کر۔ اور مجھے رزق دے۔

(ناظر رشد و اصلاح)

# خدام الاحمدیہ کا انیسواں سال ــــ سنگِ میل

یکم دسمبر ۱۹۵۵ء کو حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے مجلس عاملہ مرکزیہ کے ارکان کی تقرری کا اعلان ہوا ہے۔ شعبہ مال خاکسار کے سپرد ہوا ہے۔ کسی فریضہ کی احسن طور پر ادائیگی کی توفیق محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہی مل سکتی ہے۔ لہٰذا میں سب احباب کی خدمت میں خصوصیت سے خدام بھائیوں کی خدمت میں درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ دعا کریں۔ اور باقاعدگی سے کرتے رہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل خاص سے خاکسار کو آپ سب بھائیوں کے بھرپور تعاون اور غیر معمولی امداد کے ساتھ خدام الاحمدیہ کے اس انیسویں سال میں خدام الاحمدیہ کی "مالی پوزیشن" کو مضبوط ترین بنیادوں پر استوار کرنے کی توفیق بخشے۔ اور اس معیار کو اس قدر بلند کیا جا سکے۔ کہ یہ مالی سال سنگ میل کی حیثیت اختیار کر جائے۔ یہ کام قطعاً مشکل نہیں۔ الٰہی مشیت کا تقاضا ہے۔ کہ یہ نیک تغیر جلد از جلد پیدا ہو۔ ضرورت صرف سوچ اور سمجھ کے ساتھ کام اور حرکت کرنے کی ہے۔ اپنے آقا کے یہ الفاظ ہر لحظہ پیش نظر رہنے چاہئیں:۔

"اگر تم اپنی قابلیت کو ظاہر نہیں کرتے۔ تو تم جھوٹے ہو۔ خدا تعالیٰ سچا ہے۔ خدا تعالیٰ نے تم کو لیڈر اس لئے بنایا تھا۔ کہ تم میں قابلیت پائی جاتی ہے۔ اگر تمہارے دماغ اور دوسرے قویٰ دوسرے لوگوں سے بہتر نہ ہوتے۔ تو وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس ملک میں نہ بھیجتا۔"

ہر وہ خادم جس کی نظر سے میری یہ عرضداشت گزرے اس سے میں یہ امید کرتا ہوں۔ کہ وہ خط لکھ کر یا کسی اور ذریعہ سے اپنے ہر ممکن تعاون اور مدد دینے کی یقین دہانی کرائے گا۔ اور اس سلسلہ میں آئندہ جو الفضل میں نمبروار اعلان شائع ہوں۔ ان کو باقاعدگی سے پڑھ کر ان پر بغیر کسی مزید تحریک یا یاددہانی کے عمل کرنے کی کوشش فرمائے گا۔ (مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

* دعا فرمائیں۔ (خاکسار منصور احمد کلاس ہفتم ربوہ)

(۴) میں بی۔ ایس۔ سی (ایگریکلچر) کے امتحان میں ۴۲ نمبر لیکر یونیورسٹی میں تھرڈ رہا ہوں۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اس کامیابی کو مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔ اور اللہ تعالیٰ مجھے زیادہ سے زیادہ خدمت دین کا موقع عطا فرمائے۔ اعجاز احمد قمر محمد پورہ لاہور

(۵) عزیزم محمد طفیل منیر شاہد کی والدہ صاحبہ بیمار ہے۔ بزرگان و درویشان براہ کرم صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ محمد ابراہیم ڈیرہ غازیخان۔

سرمہ ممیرا خاص :۔ ربوہ کا بینظیر تحفہ کمزوری نظر اور جملہ امراض چشم میں مفید ہے فی تولہ -/۳ روپے چھ ماشہ ۱/ ۸ روپیہ ۳ ماشہ ۱۲ر دواخانہ خدمت خلق ربوہ

## سرزمین قادیان کا اوّلین دواخانہ

جسے خود حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ نے اپنے مبارک ہاتھوں سے قائم فرمایا

اور جو آپ کی ہدایت اور چھوڑے ہوئے نقوش پر چل کر ۱۹۱۱ء سے صاف ستھری ازود اثر اور شہرہ آفاق ادویات مناسب اور کم قیمت پر غریب عوام کو مہیا کرتا چلا آرہا ہے۔

اس دواخانہ کی مجرب و مفید ادویات کو ملک کے کونے کونے میں ہر ضرورت مند تک پہنچا کر استاذی المکرم حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ کے نسخہ جات کو جوان کے شاگرد کے دواخانہ میں خاص نگرانی میں تیار ہوتے ہیں فروغ دیں۔ خدا تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

**حکیم نظام جان (شاگرد حضرت مولانا مولوی نورالدین اعظمؓ) چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ**

---

## دوائی فضل الٰہی

جن کے ہاں لڑکیاں ہی لڑکیاں پیدا ہوتی ہوں اس کے استعمال سے بفضل خدا لڑکا پیدا ہوتا ہے
قیمت سولہ روپے

## معجون نوفل

لیکوریا اور جملہ امراض رحم میں فائدہ دیتی ہے
قیمت فی تولہ عہ

## ہمدرد نسواں

حبوب اٹھرا
مرض اٹھرا کا بےنظیر علاج
بچوں کی صحت کی محافظ
قیمت مکمل کورس ۱۹/۸ روپے
نوٹ: بیماری کی تفصیل لکھ کر دوائی منگوائی جائے۔

## دوائی خانہ آبادی

مقوی دل - علاج اٹھرا
قیمت سو گولی ۱۰/- روپے

## سفوف جند

کمر درد اور دیگر امراض ماہواری میں مفید ہے۔
قیمت فی تولہ عہ

**دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ**

---

## تحریک جدید

فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کا تیار کردہ
**شائنو بوٹ پالش**
★ بہترین کوالٹی اور دیدہ زیب پیکنگ میں مارکیٹ میں پیش کی گئی ★
جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ہمارے سٹال اور ربوہ کے ہر دوکاندار سے طلب فرمائیں!

خاص رعایت: تھوک بیوپاریوں کے لئے
مینارا کارپوریشن نمبرا میکلوڈ روڈ لاہور

---

## قادیان کا قدیمی مشہور تحفہ

## سرمہ نور (رجسٹرڈ)

جس کی تعریف کی ضرورت نہیں رہی
جملہ امراض چشم کیلئے اکسیر ثابت ہو چکا ہے
قیمت فی تولہ دو روپے

## اکسیر اٹھرا

مکمل کورس سولہ روپے ۱۶/-
فی تولہ ڈیڑھ روپیہ

**شفاخانہ رفیق حیات (رجسٹرڈ)**
ٹرنک بازار سیالکوٹ

---

## السٹرن پرفیومری کمپنی

کے مایہ ناز
عطر، سینٹ، ہیئر آئل، ہیئر ٹانک
ربوہ کے
ہر دوکاندار سے خریئے!

---

## ہر قسم کی ربڑ و پیتل کی مہریں

بنوانے، نئے پن خریدنے کے لئے
**فاؤنٹن پن ورکشاپ**
نیلہ گنبد لاہور کو یاد رکھیں

---

## چھپائی کے نرخوں میں خاص رعایت

ایک ہزار اشتہار مع کاغذ
سائز ۱۸×۲۳/۸ — ۸/-/۲
سائز ۱۸×۲۳/۱۶ — ۵/-/۱
سائز ۲۰×۳۰/۸ — ۱۰/-/-

علاوہ ازیں رسید بک، لیٹر فارم، وزٹنگ کارڈ وغیرہ ہر چیز کی چھپائی بارعایت ہوتی ہے۔
جواب طلب امور کیلئے جوابی کارڈ یا ۲ آنہ چاہیئے!

پتہ: نور پرنٹنگ ایجنسی کارپوریشن سٹال ۲/۱ نسبت روڈ لاہور

---

## بہترین زیورات

احباب خاص سونے چاندی کے ہر قسم کے زیورات آرڈر پر حسب مرضی وحسب پسند نیز ہر قسم کے شکستہ زیورات کی مرمت کرائیں

المشتہر: محمد اسلم کلیم - مبارک احمد ماہر
سابق مبلغ سلسلہ احمدیہ احمد نگر متصل ربوہ ضلع جھنگ

---

بارہ سالہ مخفی خزانہ ظاہر کر دیا
**حقانی پلز**
اعصابی کمزوری چاہے کسی سبب سے ہو۔ کتنی پرانی ہو علاوہ ضعف دل و دماغ دل کی دھڑکن کمی خون - بیماری کے بعد کمزوری۔ عام جسمانی کمزوری۔ قیمت چھ روپے علاوہ محصول ڈاک و پیکنگ

مینجر احمدیہ فارمیسی پی او بارکر آباد ضلع شیخوپورہ

---

## نہری اراضی

ضلع ڈیرہ غازی خاں سے زرخیز اراضی کے مربعہ جات معمولی قیمت پر حاصل کریں!
تفصیل کے لئے اپنے پتہ کا لفافہ ضرور بھیجیں!
**پوسٹ بکس ۹۲ لاہور**

---

## براہ مہربانی

ہمارے مشتہرین سے خط و کتابت کرتے وقت الفضل کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ اور ان سے کوئی معاملہ کرتے وقت اپنی ہر طرح تسلی کر لیا کریں۔ (مینجر)

---

## حضرت مصلح موعود کا ارشاد:

"اس تلوار کے جہاد کی بجائے تبلیغ اسلام کا جہاد ہر مومن پر فرض ہے"

اس لئے آپ اپنے علاقہ کے جن مسلمانوں اور غیر مسلموں کو تبلیغ کرنا چاہتے ہوں ان کے پتے روانہ فرمائیے۔ پتے خوشخط ہوں۔ ہم ان کو مناسب لٹریچر روانہ کریں گے۔

**عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن**

---

## موتی سرمہ

خارش - ککرے - جالا - پھولا - پڑبال
دھند غبار - ککرے کیلئے اکسیر ہے
قیمت فی شیشی ایک روپیہ عہ

**نور کیمیکل فارمیسی**
۳ دیال سنگھ مینشن مال روڈ لاہور

---

## "MY FAITH" یعنی میرا مذہب

مصنفہ چودھری محمد ظفراللہ خانصاحب۔ پاکٹ سائز - آرٹ پیپر - لکھائی چھپائی عمدہ اور دیدہ زیب مطبوعہ امریکہ - فوٹو اور دستخط ایک تاریخی یادگار ہیں

ملنے کا پتہ: **کراچی بک ڈپو - ۸۲ گولی مار کراچی**

---

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے!

# محترم مولانا عبدالرحیم صاحب دردؔ ایم۔اے کی وفات

(بقیہ صفحہ اوّل)

## علمی ریسرچ اور تصنیفات

اللہ تعالیٰ نے آپ کو علمی ریسرچ کا خاص ملکہ عطا فرمایا تھا۔ چنانچہ دیگر تبلیغی اور دینی مصروفیات کے ساتھ ساتھ علمی ریسرچ کا سلسلہ آخر دم تک جاری رہا۔ اور آپ نے متعدد کتب انگریزی اور اردو زبان میں تصنیف فرمائیں۔ ان میں "لائف آف احمدؑ" اسلامی خلافت۔ مسلمان عورت کی بلند شان۔ بانیٔ سلسلہ احمدیہ اور انگریزی خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ "لائف آف احمدؑ" جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سوانح حیات پر مشتمل ہے ایک ضخیم کتاب ہے اور سلسلہ کی تاریخ کے لحاظ سے بہت اہمیت رکھتی ہے آپ اس کی مزید دو جلدیں تیار کرنے میں مصروف تھے جن میں آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت کو نہایت مشرح و بسط کے ساتھ پیش کرنے کا ارادہ رکھتے تھے۔ آپ نے بعض زیر تصنیف کتب کے مسودات بھی چھوڑے ہیں۔

## حالاتِ زندگی

آپ ۱۹ جون ۱۸۹۴ء کو لودھیانہ میں پیدا ہوئے تھے۔ آپ کے والد حضرت مولوی قادر بخش صاحب سلسلہ کے نہایت مخلص اور قدیم بزرگوں میں سے تھے۔ جنہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ۳۱۳ اصحاب کی زمرہ میں شمولیت کا شرف حاصل تھا حضرت مولوی عبداللہ صاحب سنوری رضی اللہ عنہ جنہیں اپنے اخلاص اور خصوصی خدمات کی وجہ سے احمدیت کی تاریخ میں ایک خاص مقام حاصل ہے آپ کے چچا تھے۔ آپ نے احمدیت کی آغوش میں تربیت پائی۔ بچپن میں ہی آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زیارت کرنے اور آپ کے ارشادات سننے اور ان کو ذہن نشین کرنے کا موقع ملا۔ اور اس طرح آپ کو حضور علیہ السلام کے صحابہ میں شمولیت کا شرف حاصل ہوا اور پھر بڑے ہو کر آپ نے اپنے بزرگوں کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اپنی تمام زندگی خدمت اسلام میں بسر کی اور مرتے دم تک خدمت کا فریضہ ادا کرکے ان پاک لوگوں میں جا شامل ہوئے جو رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ کے مصداق ہیں۔

## آخری علالت

مورخہ ۷ دسمبر بروز بدھ آپ دفتر میں تشریف لائے طبیعت پوری طرح ہشاش بشاش تھی۔ ناظر اعلیٰ مکرم جناب مرزا عزیز احمد صاحب ایم۔اے کے کمرے میں ان کی میز کے ہی ایک طرف بیٹھ کر آپ کام کرتے رہے سوا بارہ بجے دوپہر کے قریب آپ نے کچھ تکان محسوس فرمائی اور یکلخت ضعف کا شدید دورہ ہوا اور حالت غیر ہونے لگی۔ گرم دودھ وغیرہ پلانے اور ہاتھ پاؤں دبانے سے طبیعت سنبھل گئی۔ اس اثناء میں محترم جناب ڈاکٹر حشمت اللہ خانصاحب بھی تشریف لے آئے۔ انہوں نے دوائی بھجوائی اور پھر اس حال میں کہ آپ ہنس ہنس کر باتیں کر رہے تھے۔ آپکو گھر پہنچا دیا گیا سوا دو بجے کے قریب آپ کو ضعف کا پھر شدید دورہ ہوا۔ اور آپ ۶۲ سال کی عمر میں نصف صدی سے زائد عرصہ تک اسلام اور احمدیت کی انتھک خدمات بجالانے کے بعد عالم جاودانی کی طرف رحلت فرما گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آپ کی وفات کی خبر تمام ربوہ میں آناً فاناً پھیل گئی۔ اور لوگ کثرت کے ساتھ آپ کی رہائش گاہ کی طرف آنے شروع ہو گئے۔ وفات کی خبر موصول ہوتے ہی صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے دفاتر میں باقی وقت کے لئے فوراً تعطیل کا اعلان کر دیا گیا۔

آپ نے دو بیویاں۔ آٹھ بیٹے اور چھ بیٹیاں اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔

ادارہ الفضل آپ کی وفات پر دلی رنج و الم کا اظہار کرتے ہوئے دست بدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے اور ان کا حامی و ناصر ہو۔ آمین۔

زد جامِ عشق بہ نسخہ کلاں۔ تمام جسمانی کمزوریوں کو دور کرنے والی بیحد مفید دوا۔ کورس ایک ماہ ۱۴ روپے نصف ماہ کے لئے سات روپے آٹھ آنے
ناظم الحنیفی طبیہ عجائب گھر۔ امین آباد ضلع گوجرانوالہ

# جامعۃ المبشرین کی قرارداد تعزیت

ربوہ ۸ دسمبر آج صبح جامعۃ المبشرین کے اساتذہ و طلبہ کے ایک غیر معمولی اجلاس میں محترم مولانا عبدالرحیم صاحب درد ایم۔اے کی وفات پر ذیل کی قرارداد پاس ہوئی۔

"حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب درد ایم اے ناظر امور خارجہ سلسلہ احمدیہ کی بے وقت اچانک وفات ساری جماعت کے لئے ایک گہرا صدمہ ہے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ موجودہ حالات میں جماعت کو جناب درد صاحب جیسے دردمند خادم سلسلہ مخلص۔ معاملہ فہم اور مدبر شخص کی بہت ضرورت تھی ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ اپنے فضل سے جماعت کا حافظ و ناصر ہو۔ حضرت درد صاحب رضی اللہ عنہ نے جس ایثار اور خلوص سے اپنی زندگی سلسلہ کی خدمت میں لگائی ہے وہ ہمارے لئے قابل رشک ہے اور ہم ان پر فخر کرتے ہیں وہ ہمارے لئے قابل قدر نمونہ ہیں۔ ہم سب کو ان کی تقلید کرنی چاہیئے۔ بالآخر ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ محترم حضرت درد صاحب کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر عطا کرے اور ان کا خود حافظ و ناصر ہو۔ آمین"

## درخواست دعا

میرے بڑے بھائی چودھری محمد شریف صاحب فوجداری مقدمہ میں ماخوذ ہیں۔ اب کیس سشن سپرد ہے۔ احباب کرام دردِ دل سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل کے ماتحت آپ کو باعزت بری فرمائے آمین۔
محمد نذیر (سابق مبلغ چینی) گھسیٹ پورہ لائلپور

## ضروری اعلان

ماہ نومبر کے بل ایجنٹ حضرات کی خدمت میں ارسال کئے جا چکے ہیں۔ تمام بلوں کی رقم ۱۰ دسمبر تک دفتر روزنامہ الفضل ربوہ میں پہنچ جانی چاہیئے!

(مینیجر روزنامہ الفضل)

ہومیوپیتھک ڈاکٹر طب یونانی کے طبیب
ہماری سرپرستی بن کر قوم اور ملک کی خدمت کریں
مینیجر احمدیہ فارمیسی پی او پارک آباد ضلع شیخوپورہ

خوشخبری
اہل ربوہ کی طبی ضروریات کے پیش نظر ہم نے گول بازار میں ہر قسم کی انگریزی پیٹنٹ ادویہ اور ٹیکہ جات مہیا کرنے کا الگ انتظام کر دیا ہے
احباب ہمیں خدمت کا موقعہ دیں
مینیجر دواخانہ خدمت خلق (رجسٹرڈ) گول بازار ربوہ

## روزنامہ الفضل کا شاندار سالانہ نمبر

امسال جلسہ سالانہ کے موقعہ پر حسب معمول اخبار الفضل کا شاندار باتصویر سالانہ نمبر شائع کیا جا رہا ہے مضمون نگار حضرات اس موقعہ کے مناسب حال مضامین لکھ کر ۱۰ دسمبر تک بھجوا دیں۔

### ایجنٹ حضرات

اس خاص سالانہ نمبر کی مطلوبہ تعداد سے جلد از جلد مطلع فرما دیں!

### مشتہرین حضرات

اس سالانہ نمبر میں اپنے اشتہارات کے لئے ابھی سے جگہ ریزرو کروا لیں۔ بعد میں مناسب جگہ کا ملنا مشکل ہوگا
اس سالانہ نمبر کے کم و بیش ۴۸ صفحات ہوں گے
قیمت فی پرچہ چار آنہ ہوگی

ریاست
دو آنہ میں
ہندوستان کے بہترین ہفتہ وار ریاست کی قیمت اب صرف دو آنہ کر دی گئی ہے
اور چندہ سالانہ چھ روپیہ
اس پتہ سے نمونہ مفت منگوایا جا سکتا ہے
مینیجر ریاست دہلی

تریاق اٹھرا بچے قبل از وقت ضائع ہو جاتے یا فوت ہو جاتے ہوں فی شیشی ۲/۸ روپے مکمل کورس ۲۵ روپے دواخانہ نور الدین جودھامل بلڈنگ لاہور